قصیدہ امام الکونین حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام

امتیاز الشعراء مولانا سید محمد جعفر قدسی جائسی

پھر گلستاں میں بہار آئی کھلے گل ہر سو
پھر قفس میں دل آشفتہ ہوا بے قابو

پھر مجھے یاد بہار آئی بہ اندازۂ ذوق
میری آنکھوں سے ٹپکنے لگا پھر دل کا لہو

اثر نامیہ دیکھوں تو میں کیونکر دیکھوں
سوزش قلب سے آنکھوں میں بھرے ہیں آنسو

دل و دلدار کے ہم رنگ ہیں یہ لالہ و گل
جس سے ہوتا ہے عیاں سوز دروں جوش نمو

ہے غضب دل سا یگانہ بھی ہوا بیگانہ
کر دیا چشم فسوں ساز نے کیسا جادو

دل ہے اور وہ قدر انداز کماں ابرو ہے
جانبری کا نظر آتا نہیں کوئی پہلو

ان سے کس منہ سے میں کچھ شکوۂ بیداد کروں
ان پہ کیا زور ہو جب دل پہ نہیں ہے قابو

ظلم سہنے ہی پڑیں گے جو سلامت ہے یہ دل
دل نہ ہوتا تو نہ ہوتا میں شہید ابرو

دردانگیز وہم آہنگ فغان دل ہے
کون سن سکتا ہے قمری کی صدائے کو کو

سوزش درد و الم رشک صد آسایش ہو
چاک دل کو جو کریں سوزن مژگاں سے رفو

بے خود عشق ہوں آوارہ و سرگشتہ ہوں
درد الفت بدل و طوق مذلت بہ گلو

دل کہاں تک نہ ہو دلدادۂ نیرنگیٔ حسن
دلربا ان کی ادائیں ہیں کرشمے دلجو

دم نکل جائے مگر اف نہ زباں پر آئے
مجھ سے اور ہجر میں چھوٹ جائے وفا کا پہلو

بھول کر ایک نظر بھی نہ کسی نے دیکھا
ہائے روتا ہی رہا کوئی لہو کے آنسو

آگ بستر میں لگا دیتا ہے سوز پنہاں
یا الٰہی رہے یہ سوختہ جاں کس پہلو

یاد آجائے گی فریاد کسی بیکس کی
نہ سنیں وہ نہ سنیں ساز صدائے تیہو

میں وفا مشرب و آشفتہ دل وخستہ جگر
وہ وفا دشمن وپیماں شکن و عربدہ جو

کوئی کانٹوں پہ چلائے بھی تو میں اُف نہ کروں
دل سے ہوں پیروِ سجاد امام خوش خو

نور حق پاک گہر، شمع حرم، جان جہاں
مہ جبیں، مہر لقا، آئینہ تن، آئینہ رو

رونق دہر، بہار چمنستان وجود
زینت عرش، چمن بند ریاض مینو

قبلۂ کون ومکاں، ہادی گم کردہ رہاں
رہبر عالمیاں خضر طریق نیکو

چشم حق جن کی ہے مشتاق وہ دلکش خط و خال
دل حق جن کا ہے دلدادہ وہ پرخم گیسو

فیض حق جن سے پہنچتا ہے وہ دست فیاض
لطف حق جن سے ٹپکتا ہے وہ چشم و ابرو

نور حق جلوہ نما جس سے ہے وہ لوح جبیں
شکل حق جس میں نظر آئے وہ آئینہ رو

شان حق جس سے ہویدا ہے وہ شان عالی
ذات حق کی جو ہے آئینہ وہ ذات نیکو

ساربان حرم سبط رسول الثقلین — آدم آل عبا روح بتولؑ خوش خو

اب پڑھو مدحت حاضر میں وہ مطلع قدسیؔ — جس کو سن سن کے محب شاد ہوں رنجیدہ عدو

ہر جگہ عالم ایجاد میں ہے تو ہی تو — چاند میں نور ستاروں میں ضیا پھولوں میں بو

چھوڑ سکتے ہیں تجھے اہل بصیرت کیونکر — جب کہ اک واسطہ ہے خالق ومخلوق میں تو

ہم ہیں کیا رب علا بھیجتا ہے تجھ پہ درود — پہلے قرآں میں یصلّون ہے پھر ہے صلّوا

چشم دل سے ترا جو فعل بھی دیکھا جائے — نظر آئیں گے فضیلت کے ہزاروں پہلو

حوریں اس کی ہیں بہشت اس کی ہے کوثر اُس کا — جس کا دل تیری محبت سے رہے گا مملو

عمر بھر لاکھ عبادت کریں تیرے اعدا — جائے گی ان کے دماغوں میں نہ فردوس کی بو

جانفزائی یہ ترے ذکر کی اللہ اللہ — روح بالیدہ ہوئی جاتی ہے بڑھتا ہے لہو

لب پہ ہے نام ترا دل میں ہے الفت تیری — تیری تصویر تصور میں نگاہوں میں ہے تو

جب کوئی درد رسیدہ نظر آیا تجھ کو — دل یکایک تڑپ اُٹھا نکل آئے آنسو

حکم خالق سے نہ کی تو نے کبھی سرتابی — عمر بھر طوق اطاعت کا رہا زیب گلو

ایک عالم نہ رہ راست پہ کیونکر آتا — کردیئے ختم، ہدایت کے تھے جتنے پہلو

تیری توقیر نے کی قدر کی قدر افزائی — تو شرف بخش شرف تجھ سے علو کو ہے علو

ساز وحدت عجب انداز سے چھیڑا تو نے — ہر طرف گونج اٹھا زمزمۂ الاّ ہُوْ

جوش زن ان میں تھے دریائے خلوص وتقویٰ — گرے سجادۂ طاعت پہ جو تیرے آنسو

تیرے شیدائیوں کی نیکیاں فردوس بہا — تیرے سودائیوں کی لغزشیں یکسر معفو

لب عزت نے کبھی تیری ثنا خوانی کی — دست قدرت نے کبھی تیرے سنوارے گیسو

ظاہراً تجھ سے جب آئینہ صفات حق ہوں — بندے کیا سمجھیں کہ دراصل ہے آخر کیا تو

اے علیؑ ابن حسینؑ اے دل و جان زہراؑ — تو بھی مانند علی روح رسولؐ خوش خو

تو بھی حیدرؑ کی طرح مسند احمدؐ کا وقار — فرق نفس نبی اور تجھ میں نہیں ہے سرمو

تو بھی اجداد گرامی کی طرح جان عروج — تو بھی آبائے مقدس کی طرح روح علو

نہ گیا درد جدائی نہ گیا دل سے ترے — شہ مظلوم کو چالیس برس رویا تو

پائیں گے تیری شفاعت سے گنہ گار نجات — تیرے الطاف سے ہوجائیں گے عصیاں معفو

معصیت کار و خطاوار وگنہ گار ہوں میں — کچھ جو پرسش ہوتو سب کہہ دے زبان ہرمو

عمل خیر کسے کہتے ہیں میں کیا جانوں — رند ہوں رند پرستار مے و جام وسبو

ہوں تہی دست مگر لب پہ ہے تیری مدحت — سر دامن غم شاہ شہدا کے آنسو

یا علیؑ حشر میں قدسیؔ کی نہ رسوائی ہو — سایۂ دامن رحمت میں جگہ دینا تو